Allama Iqbal Open University AIOU BS Islamic Studies solved assignments no 1 Autumn 2025
Code 2900 Introduction to Hadith

سوال نمبر *1* - حدیث اور سنت میں فرق واضح کریں اور ان کی اقسام بیان کریں۔

حدیث کا مفہوم اور اس کی اہمیت

لفظ "حدیث" لغوی طور پر "خبر، بات یا روایت" کے معنی میں آتا ہے۔ اسلامی اصطلاح میں حدیث سے مراد وہ اقوال، افعال، تقریرات اور اوصاف ہیں جو براہ راست رسول اکرم ﷺ سے منسوب ہوں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ذریعے امت تک پہنچیں۔ حدیث قرآن مجید کے بعد شریعت کا دوسرا بنیادی ماخذ ہے اور دینِ اسلام کی تفہیم و تبیین میں اس کا کردار مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔

حدیث نہ صرف قرآن کے احکام کو واضح کرتی ہے بلکہ ان احکام کو عملی زندگی میں نافذ کرنے کا طریقہ بھی سکھاتی ہے۔ مثال کے طور پر قرآن نے نماز قائم کرنے کا حکم دیا، لیکن نماز کے اوقات اور طریقہ ہمیں حدیث و سنت کے ذریعے معلوم ہوا۔ اسی طرح زکوٰۃ کے نصاب، حج کے مناسک، اور روزے کی باریکیاں سب حدیث کے ذریعے سامنے آتی ہیں۔

حدیث کے بنیادی پہلو

1. **قولی پہلو:** رسول ﷺ کے ارشادات۔

2. **فعلی پہلو:** آپ ﷺ کے اعمال۔

3. **تقریری پہلو:** کسی عمل پر آپ ﷺ کی خاموشی یا منظوری۔

4. **ذاتی اوصاف:** آپ ﷺ کے اخلاق، عادات اور طرزِ زندگی۔

حدیث کی یہی جامعیت اسے ایک ایسا ماخذ بناتی ہے جس کے بغیر اسلام کا نظامِ حیات مکمل نہیں ہو سکتا۔

سنت کا مفہوم اور اس کی اہمیت

لفظ "سنت" لغوی طور پر "طریقہ، راستہ، یا روش" کے معنی رکھتا ہے۔ اسلامی اصطلاح میں سنت سے مراد وہ طریقہ اور عملی زندگی ہے جو نبی اکرم ﷺ نے اختیار کیا اور جسے امت کے لیے نمونہ بنایا۔

سنت دراصل نبی اکرم ﷺ کے طرزِ عمل اور زندگی گزارنے کے مستقل انداز کا نام ہے۔ سنت کی اہمیت اس لیے بھی زیادہ ہے کہ یہ اسلام کی عملی شکل کو ظاہر کرتی ہے۔ اگر قرآن اسلام کا نظریاتی ڈھانچہ ہے تو سنت اس کا عملی مظہر ہے۔

سنت کے پہلو

1. **دینی سنت:** دین کے احکام و عبادات کے متعلق آپ ﷺ کا طریقہ۔

2. **اخلاقی سنت:** نبی ﷺ کا اخلاق، رحم دلی، عدل اور مساوات۔

3. **عادی سنت:** روزمرہ زندگی کی عادات جیسے کھانے پینے، لباس اور بیٹھنے کا طریقہ۔

سنت کی حیثیت یہ ہے کہ یہ قرآن کی عملی تفسیر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا:

> *"لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ" (الاحزاب: 21)*
> یعنی "یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔"

حدیث اور سنت میں فرق

پہلو	حدیث	سنت
لغوی معنی	خبر، بیان یا نئی بات	راستہ، طریقہ یا طرزِ عمل
اصطلاحی معنی	رسول اللہ ﷺ کے اقوال، افعال، تقریرات اور اوصاف	رسول اللہ ﷺ کی عملی زندگی اور مستقل معمولات
ماخذ	زیادہ تر صحابہ کی روایات اور احادیث کی کتب	آپ ﷺ کے عملی نمونے اور امت میں رائج طریقے
نوعیت	روایت شدہ مواد	عملی اور جاری عمل
اہمیت	قرآن کے احکام کی وضاحت اور تکمیل	قرآن کی عملی تفسیر اور عملی نمونہ

مثال	"اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے" (حدیث)	نماز کا طریقہ، حج کے مناسک (سنت)

یہ فرق ہمیں بتاتا ہے کہ حدیث اور سنت ایک دوسرے سے جڑی ہوئی ہیں لیکن دونوں کی اپنی جداگانہ حیثیت ہے۔

حدیث کی اقسام

1. حدیثِ قولی

وہ حدیث جس میں نبی اکرم ﷺ کے اقوال یا ارشادات بیان ہوں۔
مثال: "اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔"

2. حدیثِ فعلی

وہ حدیث جس میں نبی ﷺ کے اعمال و افعال بیان ہوں۔
مثال: آپ ﷺ کا نماز پڑھنے کا عملی طریقہ۔

3. حدیثِ تقریری

وہ حدیث جس میں کسی عمل کو دیکھ کر نبی ﷺ نے سکوت اختیار فرمایا اور اس پر اعتراض نہ کیا۔
مثال: ایک صحابی نے آپ ﷺ کے سامنے چھپکلی کھائی اور آپ ﷺ نے منع نہ فرمایا۔

4. حدیثِ قدسی

ایسی حدیث جس میں نبی ﷺ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغام بیان کریں لیکن الفاظ نبی ﷺ کے ہوں۔ یہ قرآن سے مختلف ہے کیونکہ قرآن کے الفاظ بھی

براہِ راست اللہ کے ہیں۔
مثال: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "میں بندے کے گمان کے مطابق ہوں۔"

5. حدیثِ متواتر

وہ حدیث جسے اتنے زیادہ راویوں نے ہر دور میں روایت کیا کہ اس میں جھوٹ کا امکان ہی ختم ہو گیا۔

6. حدیثِ آحاد

وہ حدیث جو محدود تعداد میں راویوں نے روایت کی ہو۔

سنت کی اقسام

1. سنتِ قولی

نبی ﷺ کے ارشادات جو آپ نے امت کی رہنمائی کے لیے فرمائے۔
مثال: "مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرا مسلمان محفوظ رہے۔"

2. سنتِ فعلی

نبی ﷺ کے عملی افعال اور طرزِ عمل۔
مثال: آپ ﷺ کا وضو کرنے اور نماز ادا کرنے کا طریقہ۔

3. سنتِ تقریری

وہ سنت جس میں کسی عمل پر آپ ﷺ نے سکوت فرمایا۔
مثال: مختلف صحابہ کا مختلف طریقوں سے وضو کرنا اور آپ ﷺ کی طرف سے اس پر سکوت۔

4. سنتِ ذاتی یا عادی

وہ سنت جو نبی ﷺ نے اپنی ذاتی زندگی اور انسانی طبیعت کے مطابق اپنائی۔
مثال: کھانے کا انداز، لباس پہننا، بال رکھنے کا طریقہ۔

5. سنتِ ہدایت

وہ سنت جو دین کی ہدایت اور عبادات سے تعلق رکھتی ہے۔
مثال: نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج۔

6. سنتِ غیر ہدایت

وہ سنتیں جو عمومی انسانی عادات یا عرب معاشرتی طور طریقے تھے۔
مثال: کھانے میں مخصوص اشیاء پسند کرنا، لباس کی مخصوص شکل وغیرہ۔

حدیث اور سنت کا باہمی تعلق

حدیث اور سنت اگرچہ الگ اصطلاحات ہیں لیکن دونوں ایک دوسرے کی تکمیل کرتی ہیں۔ حدیث سنت کو بیان کرتی ہے جبکہ سنت حدیث کو عملی صورت دیتی ہے۔ مثال کے طور پر:

- قرآن نے نماز کا حکم دیا۔
- سنت نے اس نماز کا عملی طریقہ دکھایا۔
- حدیث نے ان طریقوں کو بیان کر کے آگے منتقل کیا۔

یوں کہا جا سکتا ہے کہ سنت اور حدیث اسلام کے وہ دو روشن چراغ ہیں جو قرآن کے احکام کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے میں رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔

نتیجہ

حدیث اور سنت اسلام کی بنیاد کے دو لازمی عناصر ہیں۔ حدیث رسول اکرم ﷺ کے اقوال، افعال اور تقریرات کا ذخیرہ ہے جو دین کی وضاحت کرتا ہے، جبکہ سنت آپ ﷺ کی عملی زندگی اور طرزِ عمل کا نام ہے جو قرآن کا عملی نمونہ فراہم کرتا ہے۔ حدیث کی اقسام میں قولی، فعلی، تقریری اور قدسی شامل ہیں جبکہ سنت کی اقسام میں قولی، فعلی، تقریری، ذاتی اور ہدایتی سنتیں شامل ہیں۔ ان دونوں کا باہمی تعلق مسلمانوں کو دین کے ہر پہلو پر مکمل رہنمائی فراہم کرتا ہے اور ان کے ذریعے اسلامی شریعت اپنی جامع اور مکمل شکل میں سامنے آتی ہے۔

سوال نمبر 2: حجیتِ حدیث کے دلائل قرآن و سنت کی روشنی میں تحریر کریں

حجیتِ حدیث کا مفہوم

اسلام میں "حجیت" سے مراد یہ ہے کہ کسی بات کو دلیل اور حجت کے طور پر تسلیم کیا جائے اور اس پر عمل کو واجب سمجھا جائے۔ جب ہم "حجیتِ حدیث" کہتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی احادیث (اقوال، افعال اور تقریرات) شریعت کا لازمی ماخذ ہیں، ان پر عمل واجب ہے اور یہ قرآن مجید کے بعد دوسرا اہم ماخذِ ہدایت ہیں۔ حدیث کے بغیر نہ قرآن کی مکمل تفہیم ممکن ہے اور نہ اسلام کا عملی نظام قائم ہو سکتا ہے۔

قرآن مجید سے حجیتِ حدیث کے دلائل

قرآن مجید نے مختلف مقامات پر رسول اللہ ﷺ کی اطاعت، آپ کی اتباع اور آپ کے فیصلوں کو ماننے کا حکم دیا ہے۔ یہ آیات حدیث و سنت کی حجیت کے لیے بنیادی دلائل فراہم کرتی ہیں۔

1. اطاعتِ رسول کا حکم

> "وَأَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ" (النساء: 59)
> ترجمہ: "اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو۔"
> یہ آیت واضح طور پر بتاتی ہے کہ رسول ﷺ کی اطاعت قرآن کے برابر لازم ہے، اور اطاعت کا یہ تقاضا حدیث کے بغیر پورا نہیں ہوسکتا۔

2. رسول کی اتباع ہی ہدایت کا ذریعہ ہے

"قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ" (آل عمران: 31)
ترجمہ: "کہہ دو کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا۔"
یہ آیت بتاتی ہے کہ اللہ کی محبت حاصل کرنے کا واحد راستہ رسول ﷺ کی اتباع ہے، اور یہ اتباع حدیث کے ذریعے ہی ممکن ہے۔

3. رسول کے فیصلے ماننا ضروری ہے

"فَلاَ وَرَبِّكَ لاَ يُؤْمِنُوْنَ حَتَّى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ" (النساء: 65)
ترجمہ: "پس نہیں، تیرے رب کی قسم! یہ لوگ مؤمن نہیں ہو سکتے جب تک اپنے جھگڑوں میں آپ کو حکم نہ بنائیں۔"
یہ آیت واضح کرتی ہے کہ رسول ﷺ کے فیصلے کو تسلیم کرنا ایمان کی شرط ہے۔ اس سے حدیث کی حجیت ثابت ہوتی ہے۔

4. رسول کی اطاعت ہی نجات کا ذریعہ ہے

"مَنْ يُطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ" (النساء: 80)
ترجمہ: "جس نے رسول کی اطاعت کی، اس نے اللہ کی اطاعت کی۔"
یہاں رسول ﷺ کی اطاعت کو اللہ کی اطاعت کے برابر قرار دیا گیا، اور یہ اطاعت صرف قرآن کے ذریعے نہیں بلکہ حدیث کے ذریعے بھی ہوتی ہے۔

5. رسول کی سنت کی پیروی لازم ہے

"لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ" (الاحزاب: 21)
ترجمہ: "یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔"

یہ آیت سنت کی حیثیت کو واضح کرتی ہے اور بتاتی ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی ہی معیارِ ہدایت ہے۔

حدیث و سنت سے حجیتِ حدیث کے دلائل

1. حدیث: قرآن کے ساتھ تمسک کی ہدایت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بھما: کتاب اللہ و سنتی"
ترجمہ: "میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، جب تک ان کو مضبوطی سے تھامے رہو گے کبھی گمراہ نہ ہوگے: اللہ کی کتاب اور میری سنت۔"
(موطا امام مالک)
یہ حدیث براہِ راست سنت و حدیث کی حجیت کو بیان کرتی ہے۔

2. حدیث: اطاعتِ رسول واجب ہے

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

"من أطاعني فقد أطاع الله ومن عصاني فقد عصى الله"
ترجمہ: "جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔"
(صحیح بخاری و مسلم)
یہ حدیث واضح کرتی ہے کہ حدیث کو نظرانداز کرنا اللہ کی نافرمانی کے مترادف ہے۔

3. حدیث: رسول کے فیصلے آخری ہیں

رسول ﷺ نے فرمایا:

"ألا إني أوتيت الكتاب ومثله معه"
ترجمہ: "یاد رکھو! مجھے قرآن دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ اس جیسی چیز بھی دی گئی ہے۔"
(ابوداؤد)
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن کے ساتھ ساتھ سنت بھی وحی کی ایک صورت ہے اور شریعت کا لازمی ماخذ ہے۔

4. حدیث: انکار حدیث کا نتیجہ

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

"قریب ہے کہ ایک شخص پیٹ بھر کر بیٹھا ہوگا اور کہے گا: تم قرآن کو لازم پکڑو، جو کچھ اس میں حلال پاؤ اسے حلال سمجھو اور جو کچھ اس میں حرام پاؤ اسے حرام سمجھو۔ خبردار! مجھے قرآن کے ساتھ اس جیسی اور چیز بھی دی گئی ہے۔"
(ابوداؤد، ترمذی)
یہ حدیث ان لوگوں کے رد میں ہے جو صرف قرآن کو کافی سمجھتے ہیں اور سنت کو چھوڑ دیتے ہیں۔

عقل کی روشنی میں حجیتِ حدیث

1. اگر صرف قرآن پر عمل کیا جائے تو نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ جیسے بنیادی احکام کی تفصیل ہمیں معلوم نہیں ہو سکتی۔ ان تمام کی وضاحت سنت اور حدیث کے ذریعے ہوتی ہے۔

2. قرآن مجید میں بہت سے احکام اجمالی طور پر ہیں جبکہ ان کی وضاحت اور تفصیل حدیث میں ملتی ہے۔

3. امت کے اجماع سے بھی یہ بات ثابت ہے کہ قرآن کے بعد حدیث ہی دین کا دوسرا ماخذ ہے اور اس پر عمل واجب ہے۔

نتیجہ

قرآن و حدیث دونوں ہی حجیتِ حدیث کے واضح دلائل فراہم کرتے ہیں۔ قرآن نے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت، اتباع اور فیصلے کو واجب قرار دیا ہے جبکہ سنت اور احادیث نے یہ بات مزید کھول کر بیان کی ہے کہ قرآن کے ساتھ ساتھ نبی ﷺ کی سنت بھی دین کا لازمی حصہ ہے۔ عقل بھی یہ تسلیم کرتی ہے کہ قرآن کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کے لیے حدیث ناگزیر ہے۔ اس طرح حدیث کو حجت ماننا نہ صرف ایمانی ضرورت ہے بلکہ عملی طور پر دین کی حفاظت کا بھی واحد ذریعہ ہے۔

سوال نمبر 3: عہدِ صحابہ میں حفاظت و تدوینِ حدیث پر تفصیلی نوٹ لکھیں

ابتدائی تمہید

اسلامی علوم میں سب سے زیادہ اہم اور بنیادی حیثیت قرآن مجید اور احادیث رسول ﷺ کو حاصل ہے۔ قرآن مجید چونکہ اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے، اس لیے اس کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تعالیٰ نے لیا۔ لیکن نبی اکرم ﷺ کی احادیث اور سنتوں کی حفاظت کی ذمہ داری امت پر ڈالی گئی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وہ مقدس جماعت ہے جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ مبارکہ میں اور آپ کے وصال کے بعد اس ذمہ داری کو انتہائی اخلاص، دیانت اور احتیاط کے ساتھ انجام دیا۔ عہد صحابہ میں حفاظت حدیث کا عمل محض ایک روایت یا معمولی کوشش نہیں تھی بلکہ یہ ایک منظم اور شعوری عمل تھا جس کی بنیاد پر بعد کے ادوار میں باقاعدہ تدوین حدیث کا سلسلہ شروع ہوا۔

عہد نبوی میں حدیث کی حفاظت کی بنیاد

۱۔ زبانی یادداشت (حفظ)

عرب معاشرے میں اشعار اور خطبات کو یاد کرنے کی صلاحیت بہت زیادہ تھی۔ اسی وجہ سے صحابہ کرام احادیث کو سن کر فوراً یاد کر لیتے اور دوسروں کو بھی سناتے۔ حضرت ابو ہریرہؓ، حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت انس بن مالکؓ اس حوالے سے مشہور تھے۔

۲۔ تحریری بنیادیں

اگرچہ ابتدا میں رسول اللہ ﷺ نے اس خدشے سے کہ کہیں قرآن و حدیث میں گڈ مڈ نہ ہو جائے، عام کتابت حدیث کی اجازت نہ دی، لیکن بعد میں

اجازت مرحمت فرمائی۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ نے الصحیفۃ الصادقہ کے نام سے ایک ذاتی مجموعہ تیار کیا جس میں ایک ہزار کے قریب احادیث لکھی گئیں۔

۳. عملی سنت

آپ ﷺ کے اعمال، عادات اور طرزِ زندگی صحابہ نے اپنی آنکھوں سے دیکھے اور ان پر عمل کیا۔ اس طرح سنت قولی کے ساتھ ساتھ سنت فعلی اور تقریری بھی امت تک محفوظ ہوئی۔

عہد صحابہ میں حفاظت حدیث کی صورتیں

نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد صحابہ کرام نے پوری ذمہ داری کے ساتھ حدیث کو محفوظ کرنے اور اگلی نسل تک منتقل کرنے کا کام کیا۔ اس عمل کو تین بڑے حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

۱. زبانی روایت اور سماع

- صحابہ کرام حدیث کو ایک دوسرے سے بیان کرتے اور شاگردوں کو یاد کرواتے۔

- مجالس میں احادیث کے بیان کا معمول تھا، بالخصوص مدینہ، مکہ، کوفہ، بصرہ اور شام علمی مراکز بن گئے۔

- اگر کسی کو کسی روایت میں شبہ ہوتا تو وہ دوسرے صحابہ سے تحقیق کرتا۔ مثال کے طور پر حضرت ابو ہریرہؓ بعض مواقع پر حضرت عائشہؓ یا حضرت ابن عمرؓ کے پاس جا کر تصدیق کرتے۔

۲. تحریری کوششیں

- کئی صحابہ کے پاس ذاتی نوٹس اور صحیفے تھے۔ حضرت علیؓ کے پاس ایک صحیفہ تھا جس میں حدود و قصاص کے مسائل درج تھے۔

- حضرت انس بن مالکؓ اور حضرت جابر بن عبداللہؓ کے پاس بھی تحریری نوٹس موجود تھے۔

- اگرچہ یہ مجموعے محدود پیمانے پر تھے لیکن یہی بعد کے بڑے ذخائر کے بنیادی مآخذ بنے۔

۳. تحقیق اور احتیاط

- حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ حدیث بیان کرنے والوں سے گواہ طلب کرتے تاکہ بات بالکل صحیح ثابت ہو۔

- حضرت عمرؓ نے کئی مرتبہ صحابہ کو بلا کر ایک روایت کی تصدیق کی۔

- صحابہ کرام اکثر کہتے: "او کما قال رسول اللہ ﷺ" یعنی یا تو یہی الفاظ ہیں یا اس کے قریب تر، تاکہ کوئی زیادتی یا کمی نہ ہو۔

خلفائے راشدین کا کردار

حضرت ابوبکر صدیقؓ

- آپ نے حدیث کی روایت میں بہت احتیاط برتی اور چند ہی احادیث روایت فرمائیں۔

- آپ چاہتے تھے کہ لوگ قرآن پر زیادہ توجہ دیں اور حدیث کو صرف تصدیق شدہ صورت میں آگے بڑھائیں۔

حضرت عمر فاروقؓ

- آپ کی احتیاط اس قدر تھی کہ زیادہ حدیث بیان کرنے کو پسند نہیں کرتے تھے۔

- آپ نے بعض لوگوں کو صرف قرآن بیان کرنے کی تلقین کی تاکہ دین میں کوئی غلط بات شامل نہ ہو۔

- اس کے باوجود آپ نے خود اپنے فیصلوں میں سنت کو مضبوط بنیاد بنایا۔

حضرت عثمان غنیؓ

- قرآن کی جمع و تدوین ان کا بڑا کارنامہ ہے لیکن آپ نے سنت کے اتباع کی بھی بھرپور تاکید کی۔

- آپ کے دور میں شام اور دیگر علاقوں میں صحابہ کرام نے حدیث کی تعلیم و تبلیغ کا کام جاری رکھا۔

حضرت علی المرتضیؓ

- آپ علم و فقہ کے امام تھے اور حدیث کی روایت میں بھی نمایاں مقام رکھتے تھے۔
- آپ کے فیصلے اور خطبات میں بہت سی احادیث نقل ہوئیں۔
- آپ کے پاس ایک مخصوص صحیفہ بھی موجود تھا جس میں قانونی احکام درج تھے۔

اہم صحابہ اور حدیث کی حفاظت

۱. حضرت ابو ہریرہؓ

- سب سے زیادہ احادیث روایت کرنے والے صحابی۔
- *5000* سے زائد احادیث روایت کیں۔
- اپنی زندگی کو نبی ﷺ کی خدمت اور تعلیم حدیث کے لیے وقف کر دیا۔

۲. حضرت عبداللہ بن عمرؓ

- سنت پر عمل میں بہت محتاط۔
- تقریباً *2000* احادیث کے راوی۔

- چھوٹی چھوٹی سنتوں کی بھی حفاظت کرتے، جیسے نبی ﷺ کے بیٹھنے یا کپڑے پہننے کا طریقہ۔

۳. حضرت انس بن مالکؓ

- دس سال تک نبی ﷺ کے خادم رہے۔
- *2200* کے قریب احادیث روایت کیں۔

۴. حضرت عائشہ صدیقہؓ

- گھریلو معاملات اور عبادات کی ماہر راویہ۔
- *2000* سے زائد احادیث روایت کیں۔
- کئی مرتبہ دوسرے صحابہ کی روایت کی اصلاح فرمائی۔

۵. حضرت عبداللہ بن عباسؓ

- کم عمری سے ہی قرآن و حدیث کے علوم میں ممتاز۔
- "ترجمان القرآن" کہلائے۔
- *1600* سے زائد احادیث کے راوی۔

احتیاطی اصول

1. ہر روایت کی تحقیق کی جاتی تھی۔
2. حدیث کے بیان میں الفاظ کے اعتبار سے سچائی اور امانت کا خاص خیال رکھا جاتا۔
3. اگر کسی کو یقین نہ ہوتا تو حدیث بیان نہیں کرتا۔
4. بعض صحابہ روایت کم کرتے تھے تاکہ کسی غلطی کا اندیشہ نہ رہے۔

عہد صحابہ میں تدوین کی خصوصیات

- یہ دور زیادہ تر **حفاظت** اور **جزوی کتابت** کا دور تھا۔
- اگرچہ باقاعدہ بڑے مجموعے نہیں لکھے گئے لیکن حدیث کی بنیادیں محفوظ ہو گئیں۔
- اس دور کے ذخائر بعد کے دور میں امام مالک، امام بخاری، امام مسلم اور دیگر محدثین کے لیے اصل ماخذ ثابت ہوئے۔

نتیجہ

عہد صحابہ حدیث کی حفاظت کا سب سے بنیادی اور مضبوط زمانہ تھا۔ صحابہ کرام نے انتہائی احتیاط، اخلاص اور ذمہ داری کے ساتھ نبی کریم ﷺ کے اقوال و افعال کو محفوظ کیا۔ زبانی روایت، تحریری نوٹس، مسلسل تعلیم اور تحقیق کے اصولوں نے اس ذخیرے کو ہر قسم کی تبدیلی سے محفوظ رکھا۔ اگر صحابہ کرام یہ خدمت نہ کرتے تو دین اسلام اپنی اصل صورت میں محفوظ نہ رہتا۔ اسی لیے کہا جاتا ہے کہ عہد صحابہ ہی حدیث کی حفاظت و تدوین کی وہ بنیاد ہے جس پر بعد میں اسلامی علوم کی عظیم الشان عمارت کھڑی ہوئی۔

سوال نمبر *4:* امام مسلم اور ان کی کتاب الجامع الصحیح پر نوٹ لکھیں

ابتدائی تعارف

اسلامی تاریخ میں اگر حدیث کی خدمت اور اس کے ذخیرے کو محفوظ کرنے والے بزرگوں کا ذکر کیا جائے تو امام مسلم بن الحجاجؒ کا نام ہمیشہ نمایاں رہے گا۔ آپ حدیث کے عظیم امام، ماہر فن اور ایسے محدث تھے جنہوں نے پوری زندگی سنت رسول ﷺ کی حفاظت اور اشاعت کے لیے وقف کی۔ آپ کی تصنیف الجامع الصحیح جسے صحیح مسلم کہا جاتا ہے، حدیث کی معتبر ترین کتابوں میں سے ہے۔ امت مسلمہ نے اسے ہمیشہ عظمت اور اعتماد کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ یہ کتاب صحیح بخاری کے بعد حدیث کا سب سے مستند مجموعہ سمجھی جاتی ہے اور صحیحین (بخاری و مسلم) کے مجموعے کو "اصح الکتب بعد کتاب اللہ" کہا جاتا ہے۔

امام مسلم کا مکمل تعارف

نام، نسب اور کنیت

- پورا نام: **ابوالحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم بن ورد بن کوشاذ النیسابوری**

- نسب: آپ کا تعلق قبیلہ قشیری سے تھا، اس لیے آپ کو "القشیری" بھی کہا جاتا ہے۔

- کنیت: ابو الحسین۔

- ولادت: 206 ہجری بمطابق 821 عیسوی، شہر نیشاپور (خراسان)۔
- وفات: 261 ہجری بمطابق 875 عیسوی، نیشاپور۔

علمی پس منظر اور اساتذہ

امام مسلم نے بچپن ہی سے علم حدیث کی طرف توجہ دی اور نوجوانی میں ہی بڑے بڑے محدثین کے حلقہ درس سے وابستہ ہو گئے۔ ان کے مشہور اساتذہ میں:

- امام بخاریؒ
- امام احمد بن حنبلؒ
- یحییٰ بن معینؒ
- اسحاق بن راہویہؒ
- سعید بن منصورؒ
- ابو زرعہ رازیؒ
- اور کئی دیگر جلیل القدر محدثین شامل ہیں۔

تلامذہ

امام مسلم کے شاگرد بھی بڑے عظیم المرتبت محدث تھے جنہوں نے آگے چل کر حدیث کے ذخیرے کو مزید فروغ دیا۔ ان میں:

- امام ترمذیؒ
- امام نسائیؒ
- ابن خزیمہؒ
- ابو عوانہؒ
- اور دیگر شامل ہیں۔

امام مسلم کی علمی خدمات اور خصوصیات

1. حدیث میں مہارت

امام مسلم علم حدیث کے جلیل القدر امام تھے۔ آپ کو سند، رجال اور علل حدیث میں مہارت حاصل تھی۔ آپ نے روایت اور درایت دونوں پہلوؤں میں عظیم

خدمات انجام دیں۔

2. احتیاط اور دیانت

آپ روایت حدیث میں نہایت محتاط تھے۔ کسی بھی حدیث کو اپنی کتاب میں شامل کرنے سے پہلے اس کی سند اور راویوں کی ثقاہت کو پرکھتے۔

3. اخلاص

امام مسلم نے اپنی زندگی حدیث کی خدمت میں گزاری۔ آپ کی تصنیف دنیاوی شہرت یا منافع کے لیے نہیں تھی بلکہ صرف اللہ کی رضا اور دین اسلام کی خدمت کے لیے تھی۔

4. تحقیق اور اصول

امام مسلم نے احادیث کے انتخاب میں نہایت سخت اصول قائم کیے۔ اگرچہ ان کے اصول امام بخاری سے کچھ نرم تھے لیکن پھر بھی ان کی کتاب میں کوئی ضعیف یا غیر معتبر روایت شامل نہیں۔

صحیح مسلم (الجامع الصحیح)

کتاب کی تصنیف کا مقصد

امام مسلم نے اپنی کتاب اس لیے مرتب کی کہ امت کو ایک ایسا جامع اور مستند مجموعہ دیا جائے جس میں صرف صحیح احادیث موجود ہوں۔ اس سے امت کو قرآن کے بعد دین کے عملی اور تفصیلی احکام میں رہنمائی مل سکے۔

صحیح مسلم کی خصوصیات

1. **صحیح احادیث کا انتخاب:** امام مسلم نے صرف وہ احادیث جمع کیں جو تمام معیار صحت پر پوری اتریں۔

2. **منہجی ترتیب:** امام مسلم نے کتاب کو نہایت منظم انداز میں مرتب کیا۔ ہر موضوع کے تحت متعلقہ ابواب قائم کیے اور اس میں احادیث کو ترتیب وار ذکر کیا۔

3. **تکرار کی کمی:** امام بخاری کی کتاب میں ایک ہی حدیث کو مختلف ابواب میں لایا گیا ہے، لیکن امام مسلم نے ایک ہی حدیث کو ایک جگہ ذکر کیا، جس سے اختصار اور ترتیب کی خوبی نمایاں ہو گئی۔

4. **سند کی وضاحت:** امام مسلم نے سند کے بیان میں بڑی باریکی اختیار کی اور ہر راوی کو وضاحت کے ساتھ بیان کیا تاکہ کوئی اشتباہ نہ رہے۔

5. **شرح اور وضاحت:** بعض مقامات پر امام مسلم نے وضاحت بھی بیان کی تاکہ قاری کو حدیث کا مفہوم اور مقصد آسانی سے سمجھ میں آ جائے۔

کتاب کی ساخت

صحیح مسلم میں احادیث کو فقہی ترتیب پر مرتب کیا گیا ہے۔ اس میں:

- عقائد
- عبادات (نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج)
- معاملات (خرید و فروخت، نکاح، طلاق)
- اخلاقیات
- سیرت و جہاد
- اور دیگر موضوعات شامل ہیں۔

صحیح مسلم کی احادیث کی تعداد

- مجموعی طور پر: تقریباً ***12,000*** **احادیث (تکرار کے ساتھ)**۔

- تکرار کے بغیر: تقریباً **4000 احادیث۔**

صحیح مسلم کی اہمیت اور مقام

1. قرآن کے بعد سب سے معتبر کتاب

امت مسلمہ کا اجماع ہے کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم دنیا کی سب سے معتبر کتابیں ہیں۔ قرآن کریم کے بعد ان دونوں پر سب سے زیادہ اعتماد کیا جاتا ہے۔

2. فقہ میں اہمیت

فقہا اور علما نے دینی مسائل کے استنباط اور اجتہاد میں صحیح مسلم کو بنیاد بنایا۔

3. جامعیت

صحیح مسلم میں دین کے تمام شعبوں سے متعلق احادیث موجود ہیں۔ یہ صرف عبادات تک محدود نہیں بلکہ معاملات، اخلاقیات اور سیرت کے ہر پہلو پر روشنی ڈالتی ہے۔

4. امت کے لیے رہنمائی

یہ کتاب ہمیشہ سے امت کے لیے روشنی اور رہنمائی کا مینار رہی ہے۔

امام مسلم کا اخلاقی و روحانی مقام

امام مسلم نہ صرف علم و تحقیق کے امام تھے بلکہ آپ تقویٰ و پرہیزگاری میں بھی اعلیٰ مقام رکھتے تھے۔ روایت ہے کہ آپ ایک شب حدیث کی تحقیق میں

اس قدر مشغول ہو گئے کہ کھانے کی طرف توجہ نہ دی۔ آپ نے دین کی خدمت میں اپنی جان تک لگا دی اور اسی تحقیق کے دوران *261* ہجری میں وفات پا گئے۔

نتیجہ

امام مسلم بن الحجاجؒ اسلامی تاریخ کے وہ درخشاں ستارے ہیں جنہوں نے اپنی علمی زندگی کو حدیث کی خدمت کے لیے وقف کیا۔ ان کی تصنیف الجامع الصحیح امت مسلمہ کے لیے عظیم سرمایہ ہے۔ یہ کتاب نہ صرف علم حدیث کی بنیاد ہے بلکہ اسلامی شریعت کے عملی پہلوؤں کی واضح تصویر بھی پیش کرتی ہے۔ امام مسلم اور ان کی کتاب کی اہمیت یہ ہے کہ آج بھی امت مسلمہ کے علما اور فقہا اسے دین کا مستند اور قابل اعتماد ذریعہ مانتے ہیں۔ صحیح مسلم بجا طور پر قرآن کے بعد سب سے معتبر دینی سرمایہ ہے اور ہمیشہ امت کے لیے روشنی کا مینار بنی رہے گی۔

سوال نمبر 5: خبر واحد کی حجیت پر دلائل تحریر کریں

خبر واحد کا تعارف

علم حدیث اور اصولِ فقہ میں "خبر" اس خبر یا روایت کو کہا جاتا ہے جو نبی اکرم ﷺ یا صحابہ کرامؓ سے منقول ہو۔ یہ خبر کبھی تو بڑی جماعت کی روایت سے آتی ہے اور کبھی ایک یا چند افراد سے مروی ہوتی ہے۔ اگر کوئی روایت اس درجے کی ہو کہ اتنے کثیر لوگ اسے نقل کریں جن کا جھوٹ پر متفق ہونا ممکن نہ ہو تو ایسی روایت کو **خبر متواتر** کہا جاتا ہے، اور اگر روایت ایک یا چند افراد کے ذریعے مروی ہو لیکن اس کی سند معتبر، راوی عادل اور ضابط ہوں تو اسے **خبر واحد** کہا جاتا ہے۔

خبر واحد اپنی ذات میں علم یقینی کے بجائے **علم ظنی** فراہم کرتی ہے، لیکن دین اسلام نے اس کو معتبر مانا ہے اور احکام شرعیہ کا ایک بہت بڑا حصہ خبر واحد پر قائم ہے۔ صحابہ کرامؓ، تابعین اور تبع تابعین نے دین کے مختلف معاملات میں خبر واحد پر عمل کیا، جس سے اس کی حجیت ثابت ہوتی ہے۔

خبر واحد کی اقسام

1. غریب خبر واحد

وہ روایت جسے ہر طبقے میں صرف ایک ہی راوی نقل کرے۔ مثلاً: کسی حدیث کو کسی دور میں صرف ایک ہی شخص روایت کرے۔

2. عزیز خبر واحد

وہ روایت جسے ہر دور میں کم از کم دو راوی بیان کریں۔

3. مشہور خبر واحد

وہ روایت جو ابتدا میں چند افراد سے مروی ہو لیکن بعد میں اس کو زیادہ لوگوں نے روایت کیا اور یہ مشہور ہوگئی۔

قرآن مجید سے خبر واحد کی حجیت پر دلائل

1. سورۃ الحجرات *(49:6)*

> *"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا..."*
> اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو تحقیق کرو۔

یہ آیت واضح دلیل ہے کہ اگر عادل شخص خبر لے کر آئے تو اس پر عمل کیا جائے گا، البتہ فاسق کی خبر کی تحقیق ضروری ہے۔ اگر عادل کی خبر معتبر نہ ہوتی تو قرآن اس کی تصدیق کا حکم دیتا، جبکہ یہاں تصدیق کا حکم صرف فاسق کے لیے دیا گیا ہے۔

2. سورۃ التوبہ *(9:122)*

> *"فَلَوْلَا نَفَرَ مِن كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ..."*
> یہ آیت بتاتی ہے کہ اگر ایک گروہ دین سیکھنے کے لیے جائے اور واپس آکر اپنی قوم کو خبر دے تو اس پر عمل کرنا لازم ہے۔ یہ بھی خبر واحد کی حجیت کو ثابت کرتا ہے، کیونکہ ایک گروہ جب قوم کو دین سکھاتا ہے تو وہ خبر واحد کی صورت میں ہی ہوتا ہے۔

3. سورۃ النساء *(4:59)*

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ..."
یہ آیت رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کو فرض قرار دیتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت آپ کی احادیث کے بغیر ممکن ہی نہیں، اور بیشتر احادیث خبر واحد سے مروی ہیں۔

سنت سے خبر واحد کی حجیت پر دلائل

1. انفرادی صحابہ کو تبلیغ کے لیے بھیجنا

رسول اللہ ﷺ نے کئی صحابہ کرامؓ کو اکیلے مختلف علاقوں میں دین کی تعلیم دینے اور اسلام کے احکام پہنچانے کے لیے بھیجا۔ اگر خبر واحد معتبر نہ ہوتی تو ایک شخص کی خبر اور تعلیم کو قبول نہیں کیا جاتا۔

- حضرت معاذ بن جبلؓ کو یمن بھیجا۔
- حضرت مصعب بن عمیرؓ کو مدینہ بھیجا۔
- حضرت ابو عبیدہ بن جراحؓ کو نجران بھیجا۔

2. صحابہ کی انفرادی خبریں

صحابہ کرامؓ میں سے اگر ایک صحابی کسی حکم یا حدیث کی خبر دیتا تو دوسرے صحابہ اس پر عمل کرتے تھے، بشرطیکہ وہ عادل اور ثقہ ہوتا۔ مثال کے طور پر حضرت عمرؓ نے جب کسی حدیث کے بارے میں سنا تو دوسرے صحابہ سے تصدیق کرواتے، اور پھر اس پر عمل کرتے۔

3. قضاۃ اور مفتیان کا تقرر

نبی کریم ﷺ نے کئی صحابہ کو قاضی یا مفتی مقرر کیا جو اکیلے ہی فیصلے کرتے اور ان کے فیصلے معتبر مانے جاتے۔ یہ بھی خبر واحد کی حجیت کی دلیل ہے۔

اجماع سے خبر واحد کی حجیت پر دلائل

صحابہ کرامؓ کا عملی تعامل اس بات پر واضح دلیل ہے کہ خبر واحد حجت ہے۔

- اگر ایک صحابی کوئی حدیث بیان کرتا تو دوسرے صحابہ اسے تسلیم کرتے اور اس پر عمل کرتے۔
- مثال کے طور پر: حضرت ابوبکرؓ نے فاطمہؓ کو فدک کے بارے میں خبر واحد پیش کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "ہم انبیاء وراثت نہیں چھوڑتے، جو چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔" صحابہ نے اس پر اجماع کیا۔
- حضرت عمرؓ نے ابوموسیٰ اشعریؓ سے جب حدیث سنی تو گواہ طلب کیا، اور گواہی کے بعد حدیث کو تسلیم کیا۔

یہ سب اس بات پر اجماع کی حیثیت رکھتے ہیں کہ خبر واحد معتبر ہے۔

عقلی دلائل برائے حجیت خبر واحد

1. عملی ضرورت

اگر خبر واحد کو ناقابلِ حجت مانا جائے تو دین کا بڑا حصہ ضائع ہو جائے، کیونکہ زیادہ تر احادیث خبر واحد کے ذریعے ہم تک پہنچی ہیں۔

2. عدالتِ راوی

جب کوئی راوی عادل، ضابط اور قابل اعتماد ہو تو اس کی خبر کو رد کرنے کی کوئی وجہ باقی نہیں رہتی۔

3. عدالتِ شرعیہ سے استدلال

اگر عدالت میں ایک عادل گواہ کی گواہی معتبر ہے تو دینی احکام میں بھی ایک عادل کی خبر معتبر ہونی چاہیے۔

4. سیرتِ صحابہ

صحابہ کرامؓ کا عمل اس پر دلیل ہے کہ وہ خبر واحد کو تسلیم کرتے اور اس پر عمل کرتے تھے۔

محدثین اور فقہا کے اقوال

امام شافعیؒ

امام شافعی نے خبر واحد کو شریعت میں حجت مانا، بشرطیکہ راوی ثقہ اور عادل ہو۔

امام مالکؒ

امام مالک اہل مدینہ کے عمل کو ترجیح دیتے تھے، لیکن خبر واحد کو بھی حجت مانتے تھے۔

امام ابو حنیفہؒ

امام ابو حنیفہ خبر واحد کو حجت مانتے تھے، لیکن شرط لگاتے کہ وہ قرآن، متواتر سنت اور اجماع کے خلاف نہ ہو۔

امام احمد بن حنبلؒ

امام احمد بن حنبل نے خبر واحد کو مضبوط حجت قرار دیا اور اپنے بیشتر فقہی مسائل میں خبر واحد پر عمل کیا۔

خبر واحد کے حجت ہونے کی مثالیں

1. **قبلہ کی تبدیلی:** ایک صحابی نے خبر دی کہ قبلہ بدل گیا ہے تو پوری جماعت نے اس پر عمل کیا۔
2. **اذان کا حکم:** حضرت عبداللہ بن زیدؓ نے خواب میں اذان دیکھی اور نبی ﷺ کو بتایا، جسے آپ نے منظور فرما کر اذان مقرر کر دی۔ یہ بھی خبر واحد تھی۔
3. **وراثت کا مسئلہ:** حضرت ابوبکرؓ نے حضرت فاطمہؓ کو نبی ﷺ کا فرمان سنایا کہ "انبیاء وراثت نہیں چھوڑتے"، اور یہ خبر واحد تھی جسے پوری امت نے تسلیم کیا۔

نتیجہ

خبر واحد اپنی ذات میں علم ظنی ہے، لیکن شریعت اسلامیہ نے اسے معتبر مانا ہے۔ قرآن، سنت، اجماع اور عقل سب اس کی حجیت پر دلالت کرتے ہیں۔ اگر خبر واحد کو رد کر دیا جائے تو دین کے اکثر احکام اور مسائل پر عمل ممکن نہ ہوگا۔ لہٰذا علماء کا اجماع ہے کہ صحیح سند والی خبر واحد شریعت میں حجت ہے اور دینی معاملات میں اس پر عمل واجب ہے۔